ازبکستان میں بیرونی سرمایہ کاری کی اہمیت اپنی جگہ مگر انسانی حقوق کے حوالے سے ازبک حکومت کا ریکارڈ زیادہ اچھا نہیں ہے۔ ہیومن رائٹس واچ ہلسنکی کی طرف سے ازبکستان کے متعلق جاری کی گئی ایک رپورٹ میں ازبکستان میں شہری آزادیوں کے بارے میں بنیادی سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق بنیادی شہری حقوق کی خلاف ورزیوں سمیت ازبکستان میں ہر طرح کی انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں روا رکھی جاتی ہیں۔ زیر حراست اور بالخصوص حکومت پر تنقید کی پاداش میں گرفتار شدہ افراد کے ساتھ انتہائی نازیبا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ البتہ حالیہ دنوں میں ازبک حکومت نے ۸۰ سیاسی قیدیوں کی عام معافی کا اعلان کیا ہے۔

وسطی ایشیا: سماجی مسائل

قازقستان: معاشرتی بحران

قازق معاشرہ مختلف نسلی گروہوں اور تہذیبی اقدار کا حامل ہونے کی بنا پر کسی بھی وقت تصادم اور فسادات کا شکار ہو سکتا ہے۔ خشکی میں گھرا ہونے کے باعث قازقستان کو کھلے سمندروں تک براہ راست رسائی حاصل نہیں ہے۔ قازقستان کی طویل سرحدات روس سے ملتی ہیں۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ملک میں سرمایہ کاری کی طرف راغب کرنے اور مغربی ممالک سے جدید ٹیکنالوجی کے حصول کے لیے قازق قیادت کو کافی تگ و دو کرنا پڑ رہی ہے۔

چونکہ قازقستان روس کی سرحد پر واقع ہے اس لیے قازق صدر نور سلطان نذر بائیف ملکی پالیسیوں کی تشکیل کرتے وقت روسی "حساسیت" کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ اس کی ایک چھوٹی سی مثال بحیرۂ کیسپین کے سواحل میں قازق آئل فیلڈز ہیں۔ اگرچہ قازقستان بحیرۂ کیسپین کے تیل کی فروخت سے وافر مقدار میں زر مبادلہ حاصل کر سکتا ہے تاہم تیل کی فروخت کے نتیجے میں قازقستان کو حاصل ہونے والی آمدنی میں روس کو حصہ دار بننے سے باز رکھنا قازق قیادت کے لیے ممکن نہیں ہے۔ حال ہی میں روس اور قازقستان کے درمیان کیسپین پائپ لائن کنسور شیم معاہدہ ہوا۔ معاہدے کے تحت روس کو قازقستان کے کیسپین آئل کے ۴۴ فیصد حصے پر کنٹرول حاصل ہو گا۔ بحیرۂ کیسپئن میں قازق تنگیز آئل فیلڈ میں ایک بلین ٹن تیل کے ذخائر کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ کیسپئین پائپ لائن کنسور شیم معاہدہ کی مدت پچاس سال پر محیط ہے۔ اس آئل فیلڈ سے بین الاقوامی منڈیوں تک تیل کی ترسیل بہرحال قازقستان کے لیے مسئلہ بنا ہوا ہے۔ کیونکہ رشین فیڈریشن اپنی پائپ لائنوں کے استعمال کے بدلے قازق حکومت سے

ناجائز شرائط منوا رہی ہے۔

قازقستان میں روسی النسل باشندوں کی بھاری تعداد آباد ہے۔ ان روسی باشندوں کی موجودگی کے باعث وسطی ایشیا کی دیگر ریاستوں کے مقابلے میں روس - قازق تعلقات ہمیشہ سے نازک صورت حال سے دوچار رہے ہیں۔ قازقستان میں سیاسی جماعتوں کو آزادی سے کام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ۱۹۹۵ء میں قازقستان کے نئے آئین کی منظوری کے بعد انہیں مزید مشکلات کا سامنا ہے۔ اس آئین کی منظوری کے بعد غیر سرکاری گروہوں اور سیاسی تنظیموں کی قازق سیاست میں شرکت کا عمل تقریباً ناممکن ہو گیا ہے۔ کیونکہ نئے آئین میں عوامی انجمنوں اور سیاسی تنظیموں پر طرح طرح کی قدغنیں لگائی گئی ہیں۔

وسطی ایشیاء کی سب سے بڑی جمہوریہ قازقستان اس وقت سنگین معاشرتی بحران سے دوچار ہے۔ فیڈریشن آف ٹریڈیونینز آف قازقستان جیسے آزاد گروہ اس بحران کا ذمہ دار حکومت کو ٹھہراتے ہیں۔ ان کے بقول موجودہ قازق حکومت ملک کے ریاستی تشخص اور شہریوں کی بقا کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ قازقستان کے دانشور، سیاستدان اور دیگر نمایاں شخصیتیں ملک کی موجودہ صورت حال اور سیاسی گھٹن کی فضا پر تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان عناصر نے حال ہی میں بلدیاتی قوتوں کا نیا اتحاد تشکیل دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ حکومت پر تنقید کرنے والی شخصیتیں عوام میں مقبول ہو رہی ہیں۔ ان میں چین میں قازقستان کے سابق سفیر اور مشہور شاعر مختار اوزوف (Auezov) کے فرزند مراد اوزوف نمایاں ہیں۔ عوامی حلقے مراد اوزوف پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ ملکی سیاست میں زیادہ سرگرم اور فعال کردار ادا کرنے کے لیے آگے بڑھیں۔

تاجک خانہ جنگی: روسی مؤقف

اپریل ۱۹۹۶ء میں دورۂ وسطی ایشیا کے دوران روزنامہ ڈیلووائے میر (Delovoi Mir) کو انٹرویو دیتے ہوئے روسی وزیر خارجہ یوجینی پریماکوف نے تاجک تنازعہ کے تصفیے سے متعلق اپنا نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے کہا: "ہر آدمی مستحکم تاجکستان میں دلچسپی رکھتا ہے"۔ انھوں نے مزید کہا: "روس، قازقستان، دیگر وسط ایشیائی ریاستیں اور سب سے بڑھ کر خود تاجک عوام تنازعہ کا فوری حل چاہتے ہیں۔ تاجک تنازعہ کے حل کے سلسلہ میں برسرپیکار گروہوں کو متعدد اقدامات کرنا ہوں گے"۔

اولاً، متحارب فریقین کو جنگ بندی معاہدہ کی سختی سے پابندی کرنی چاہیے۔ پریماکوف کے بقول تاجک حزب اختلاف پڑوسی ملک افغانستان کی سیاسی بے یقینی کی صورت حال سے بھرپور فائدہ اٹھا رہی